

جملہ حقوق بہ حق عاشقانِ رضا محفوظ

نام کتاب : درود و سلامِ رضا مع فرہنگ
مؤلف : ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی (مالیگاؤں)
کمپوزنگ : ایس آر گرافکس، مالیگاؤں
صفحات : 40
سنہ اشاعت : 2012ء
تعداد : ایک ہزار
طباعت : شارپ آفسیٹ پریس، مالیگاؤں
قیمت : دعاے خیر

..... پبلشر
ادارہ دوستی
۸۴۲ کمال پورہ، مالیگاؤں (ناسک) مہاراشٹر

امام احمد رضا محدث بریلوی کے شہرہ آفاق درود و سلام

کروروں دُرود اور لاکھوں سلام (مع فرہنگ)

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی، مالیگاؤں

پسِ مطالعہ

امام احمد رضا قادری برکاتی محدث بریلوی نور اللہ مرقدہ (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) کی شاعرانہ عظمتوں اور رفعتوں کا چرچا چارواک عالم میں جاری و ساری ہے۔ دنیاے ادب کے قد آور محققین و ناقدین نے آپ کی شاعری پر گراں قدر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی بلند و بالا شاعرانہ حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ کئی اسکالرز نے آپ کی شاعری پر پی ایچ ڈی اور ایم فل لیول کے مقالہ جات بھی تحریر کیے ہیں۔ اور آپ کے مجموعہ کلام ”حداً بقبحش“ کی کئی شروحات بھی منظر عام پر آئی ہیں اور عشق و معرفت کے اس گنجینہ حق کے عربی، انگریزی، بنگلہ، ملیالم، سندھی وغیرہ زبانوں میں منظوم و منثور تراجم بھی منصہ شہود پر جلوہ گر ہو چکے ہیں۔

امام احمد رضا کے نعتیہ کلام پوری دنیا میں مشہور و معروف اور اہل محبت کے لیے فروس گوش بنے ہوئے ہیں۔ آپ کے کلام بلاغت نظام میں..... ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام..... سب سے اولاد و اعلا ہمارا نبی..... لم یاتَ نظیرک فی نظر..... کعبہ کے بدرالدجی تم پہ کروڑوں دُرود..... چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے..... اور..... واہ کیا جو دو کرم ہے شہ بطحا تیرا“ وغیرہ کو جو شہرت دوام حاصل ہے وہ کسی دوسرے شاعر کے کلام کو شاذ ہی میسر آئی ہوگی۔

امام احمد رضا کے شہرہ آفاق دُرود و سلام..... ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ ایک عرصہ سے ہماری فضاوں میں دُرود..... اور..... ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ ایک عرصہ سے ہماری فضاوں میں عقیدت و محبت کا نور بصیرت گھول رہے ہیں۔ آج دنیا کے کونے کونے میں امام احمد رضا بریلوی کا یہ قصیدہ سلامیہ بلا لحاظ زبان و علاقہ ذوق و شوق کے ساتھ سنا اور پڑھا جا رہا ہے۔ مولانا کوثر نیازی (پاکستان) کے نزدیک اذان کے بعد فضاے ارضی پر سب سے زیادہ گونجنے والا نغمہ ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ ہی ہے۔ بقول پروفیسر یوسف سلیم چشتی:

”ہندو پاک میں شاید ہی کوئی عاشق رسول ایسا ہوگا، جس نے اس سلام کے دو چار شعر حفظ نہ کر لیے ہوں، بلاشبہ یہ سلام سلاست، روانی، تسلسل، شاعرانہ حُسن کاری اور والہانہ پن کی وجہ سے اردو کا سب سے اچھا سلام ہے۔“

(ندائے حق، جون پور، ص ۴)

انتساب

مذہبی دنیا کی معروف علمی و روحانی شخصیت

ادبی دنیا کے ساتھیہ اکیڈمی ایوارڈ یافتہ مشہور فکشن رائٹر

شرفِ ملت حضرت سید محمد اشرف میاں قادری برکاتی دام ظلہ العالی
(اکم ٹیکس کمشنر، دہلی)

کے نام

کہ جن کی شفقتیں، عنایتیں اور دعائیں میرے حوصلوں کو چلا بخشی ہیں

محمد حسین مُشاہد رضوی

دُرودِ رضا پر ایک نظر

کعبہ کے بدرالدینی تم پہ کرو روں دُرود

امام احمد رضا محدث بریلوی کا تحریر فرمودہ یہ قصیدہ دُرودِ بان وادب کا ایک شاہ کار قصیدہ ہے۔ جو کہ صنعتِ مرصعہ میں قلم بند کیا گیا ہے۔ صنعتِ مرصعہ اس صنعت کو کہتے ہیں کہ نظم مسلسل یا قصیدہ میں مطلع یا حسن مطلع کے بعد کم از کم اٹھائیس اشعار اس طرح نظم کیے گئے ہوں کہ ہر شعر کے پہلے مصرع کے آخر میں حروفِ تہجی کا بالترتیب ایک حرف آئے اور حرف ”الف“ سے شروع ہو کر ”ی“ پر ختم ہو۔ امام احمد رضا کا صنعتِ مرصعہ میں لکھا گیا شعری وفی محاسن سے لبریز، سلاست و روانی اور لفظ و معنی کا نگار خانہ رقصاں یہ کلام بحرِ بسیط مثنیٰ مطویٰ مذال (مستقلین فاعلن مستقلین فاعلات) میں کل ۵۹ اشعار پر مشتمل ہے۔ جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے ”الف“ سے ”ی“ تک حروفِ تہجی کا التزام بڑی ادیبانہ مہارت اور حسن کاری سے اس طرح کیا ہے کہ ہر شعر کے پہلے مصرع میں دوہم قافیہ فقرے قلم بند کیے ہیں مثلاً۔

ذات ہوئی انتخاب، وصف ہوئے لا جواب نام ہوا مصطفیٰ، تم پہ کرو روں دُرود

اس طرح پورے قصیدے میں حروفِ تہجی کے کل حروف کے استعمال کی تفصیل ذیل میں خاطر نشین فرمائیں۔

حروف	اشعار کی تعداد	حروف	اشعار کی تعداد
الف	۷	ب	۲
ت	۲	ث	۲
ج	۱	ح	۲
خ	۱	د	۱
ذ	۱	ر	۵
ز	۱	س	۱
ش	۱	ص	۱

اسی طرح امام احمد رضا کے خامہ مشک بار سے نکلا ہوا قصیدہ دُرودِ یہ ”کعبہ کے بدرالدینی تم پہ کرو روں دُرود“ بھی سلام ہی کی طرح عوام و خواص میں یکساں مقبولیت کا حامل ہے۔ اہل عقیدت و محبت ان دونوں کلام کو گنگناتے ہوئے کیف و سرور اور ایک عجیب طرح کی لذت سے سرشار ہو جاتے ہیں۔ یوں تو حدائقِ بخشش کی کئی شروحات منظر عام پر آچکی ہیں اور سلامِ رضا کی ایک شرح مرتبہ مفتی محمد خان قادری بھی مارکیٹ میں دستِ یاب ہے۔ ایک مرتبہ ناچیز کے ذہن میں یہ بات آئی کہ سلامِ رضا، دُرودِ رضا، قصیدہ معراجیہ، قصیدہ نوریہ اور اعلیٰ حضرت کے دیگر مشہور زمانہ اردو کلام کو مع فرہنگ ترتیب دے کر شائع کیا جائے تاکہ ان کی معنویت سے اہل محبت مزید مستفیض ہو سکیں۔

بعض مخلص احباب کی حوصلہ افزائی کے سبب اس کام کی طرف طبیعت مائل ہوئی اور اس وقت اعلیٰ حضرت کے شہرہ آفاق دُرود و سلامِ رضا ”کعبہ کے بدرالدینی تم پہ کرو روں دُرود“ اور ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ مع فرہنگ آپ حضرات کے ہاتھوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ اس میں مشکل الفاظ کے معنی کے ساتھ ساتھ اگر کسی شعر میں محض معنی لکھنے سے شعری اظہار کی تفہیم بہ آسانی نہیں ہو سکتی تھی تو اس شعر کا مفہوم بہ قدر ضرورت تحریر کر دیا گیا ہے۔ ایک لفظ کے اگر کئی معنی لکھے گئے ہیں تو اس میں علامت (/) کا استعمال کیا گیا ہے اور ایک لفظ کے معنی کے بعد دوسرے لفظ کے معنی علامت (.....) سے ممتاز کر کے درج کیے گئے ہیں۔ عربی مصرعوں کی ترجمانی اور منطق وغیرہ کی اصطلاحات کی فہمائش میں میرے برادرِ اصغر مولانا محمد رضا مرکز نے تعاون کیا، ان کے لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ انھیں علم و عمل نافع کی دولت سے نوازے (آمین)۔

ناچیز کو اپنی کم فہمی اور علمی بے مائیگی کا مکمل احساس ہے، کوشش کی گئی ہے کہ دونوں کلام کے مشکل الفاظ کے معنی صحیح طور پر پیش کیے جائیں پھر بھی بشری تقاضے کے تحت غلطیاں ضرور راہ پا گئی ہوں گی اس لیے اہل دانش و بینش سے مؤدبانہ عرض ہے کہ ازراہ شفقت و محبت نشان دہی فرمائیں نوازش ہوگی۔

(ڈاکٹر) محمد حسین مٹھاد رضوی، مالیا گڑ،

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ / ۱۵ اگست ۲۰۱۱ء بروز پیر

ض	ا	ط	ا
ظ	ا	ع	ا
غ	ا	ف	ا
ق	ا	ک	ا
ل	ا	م	ے
ن	۶	و	۳
ہ	۲	ی/ے	۳/۱

سلام رضا کی طرح امام احمد رضا کے کلک فیض بار سے نکلا ہوا یہ قصیدہ درود یہ بھی اہل محبت و یقین کی محفلوں میں بے پناہ مقبول ہے، لوگ اسے مختلف ترنم اور لب و لہجے میں گنگنااتے ہیں تو روح و جد کر اٹھتی ہے۔ اس کے ایک ایک شعر سے امام احمد رضا کی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ عقیدت و محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ آپ نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں کروڑوں درود کا نذرانہ پیش کرنے میں جس شاعرانہ اور ادبیانہ مہارت کا ثبوت دیا ہے وہ آپ کی قادر الکلامی کی بین دلیل ہے اس قصیدہ میں آپ نے علمی مصطلحات، قرآنی تلمیحات، استعارات، تشبیہات، تلمیحات، پیکرات، ترکیبات، محاورات، صنائع لفظی و معنوی وغیرہ شعری محاسن کو بھی استعمال فرمایا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی نے اپنے عشق رسول کے اظہار کے لیے نعت گوئی کو بہ طور وسیلہ برتا ہے لیکن جذبات عشق کی والہیت کے ساتھ ساتھ اسلوبیاتی اور فنی سطح پر بھی آپ کے کلام بلاشبہ اردو کے ممتاز، قدآور اور صرف اول کے شعرا میں نمایاں حیثیت کا استحقاق رکھتے ہیں۔

امام احمد رضا کا یہی شاعرانہ وصف آپ کے دیگر کلام کی طرح قصیدہ درود یہ میں بھی اپنی پوری شان و شوکت اور آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ اس کلام میں پائی جانے والی بلا کی نغمگی اور موسیقیت قاری و سامع کو اپنی گرفت میں لے کر کیف آگیاں جذبات و احساسات سے ہم کنار کرتی ہے۔ آئندہ صفحات میں درود رضا کے مشکل الفاظ کے معنی و مطلب درج کیے جا رہے ہیں تاکہ اس کلام بلاغت نظام سے اہل محبت مکمل طور پر مستفیض ہو سکیں۔

☆

کعبہ کے بدرالدجی تم پہ کروڑوں درود (۱) طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود
شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود
جان و دل اصفیا تم پہ کروڑوں درود آب و گل انبیا تم پہ کروڑوں درود
لائیں تو یہ دوسرا دوسرا جس کو ملا کوشک عرش و دنا تم پہ کروڑوں درود
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود
طور پہ جو شمع تھا چاند تھا ساعیر کا تیر فاراں ہوا تم پہ کروڑوں درود
دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف چاند سا سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب (ب) نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود

کعبہ: مکہ مکرمہ میں اہل اسلام کے مقدس و تبرک مقام عرش: اللہ تعالیٰ کی جلوہ گاہ (آٹھواں آسمان)
کانام جہاں ہر سال فریضہ حج ادا ہوتا ہے دنا: اللہ تعالیٰ کے قرب خاص کی منزل
بدرالدجی: بدر کا دل/چودھویں رات کا چاند غیب: پوشیدہ/غیر موجود/چھپی ہوئی
طیبہ: مدینہ منورہ کا ایک نام نہاں: چھپا
شمس الضحیٰ: روشنیاں نکھیرنے والا/چاشت کا سورج بھلا: اچھا
شافع: گناہوں کی معافی کرانے والا طور: وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام رب عزوجل
روز جزا: حساب کا دن سے ہم کلام ہوئے
دافع: دور کرنے والا شمع: چراغ
جملہ: تمام..... دافع جملہ بلا: تمام بلاؤں کو دور کرنے والا ساعیر: تنور؟؟؟؟؟؟ (کوہ مسج علیہ السلام)
اصفیا: صفی کی جمع/برگزیدہ لوگ/چنے ہوئے لوگ تیر: سورج..... فاراں: مکہ معظمہ کے ایک پہاڑ کا نام
جان و دل اصفیا: برگزیدہ اور پاک باطن لوگوں کی جان (تیر فاراں سے مراد آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم)
اور دل کف: تلوا..... پا: پاؤں..... چاند سا: چاند کے جیسا
آب: پانی..... گل: بیٹی ذرا: تھوڑی دیر کے لیے
انبیا: نبی کی جمع ذات: شخصیت
دوسرا: گنتی میں دوسرے نمبر کا انتخاب: پسندیدہ
دوسرا: دو جہاں وصف: خوبی/خصلت..... لاجواب: بے نظیر/بے مثل
کوشک: محل/اونچی اور بلند بالا عمارت مصطفیٰ: برگزیدہ، چنا ہوا، منتخب، افضل و اعلیٰ

غایت و علت سبب بہ ہر جہاں تم ہو سبب تم سے بنا تم پنا تم پہ کروڑوں دُرود
 تم سے جہاں کی حیات تم سے جہاں کائنات (ت) اصل سے ہے ظل بندہ ماتم پہ کروڑوں دُرود
 مغز ہوتم اور پوست اور ہیں باہر کے دوست تم ہو درون سرا تم پہ کروڑوں دُرود
 کیا ہیں جو بے حد ہیں اوست تم ہو غیث اور غوث (ث) چھینے میں ہوگا بھلا تم پہ کروڑوں دُرود
 تم ہو حقیقت و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں دُرود
 وہ شب معراج راج وہ صبح محشر کا تاج (ج) کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروڑوں دُرود
 نُحْتُ فَلَاحَ الْفَلَاحِ رُحْتُ فَرَاحَ الْمَوَاحِ (ح) غَدَ لِيَعُوذَ الْهَنَّا تم پہ کروڑوں دُرود
 جان و جہان مسیح داد کہ دل ہے جرت نبضیں مٹھیں دم چلا تم پہ کروڑوں دُرود

غایت: انجام..... علت: وجہ/سبب
 بہ ہر جہاں: تمام جہانوں کے لیے
 بنا: با پر زبر بمعنی بنانا/تعمیر کرنا
 پنا: با پر زیر بمعنی بناد (ساری مخلوق کی تخلیق کا سبب اور
 کائنات کی اصل و بنیاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات
 ہے اور ساری مخلوق آپ ہی کے نور سے بنی ہے اور آپ
 اللہ تعالیٰ کے نور سے بنے ہیں)
 جہاں: دنیا..... حیات: زندگی
 ثبات: قائم رہنا/استقلال/قرار
 اصل: بنیاد/جز..... ظل: سایا
 بندھا: جکڑا ہوا/مقرر..... مغز: گودا..... پوست: چمکا
 دوست: رازدار/ساتھی..... درون: اندر
 سرا: گھر/مکان (آپ ﷺ ہی اصل اور مغز ہیں اور
 باقی سارا جہاں جھلکے کے مانند ہے اور سب باہر والے ہیں
 جب کہ آپ ﷺ اندر کے رازدار یعنی داہقہ راز ہاے
 خداوندی ہیں)
 بے حد: بے حساب/بے شمار/ان گنت
 لُوت: تلاوت/آمیزش/آلودگی/داغ/لا لُج
 غیث: بارش..... غوث: مددگار..... بھلا: فائدہ

اُف وہ رہ سنگلاخ آہ یہ پاشا شاخ (خ) اے مرے مشکل کشا تم پہ کروڑوں دُرود
 تم سے کھلا باب جو دم سے ہے سب کا وجود (د) تم سے ہے سب کی بقا تم پہ کروڑوں دُرود
 خستہ ہوں اور تم معاذ بستہ ہوں اور تم ملاذ (ذ) آگے جو شہ کی رضا تم پہ کروڑوں دُرود
 گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور (ر) بخش دو جرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود
 مہر خدا نور نور دل ہے سیہ دن ہے دور شب میں کرو چاندنا تم پہ کروڑوں دُرود
 تم ہو شہید و بصیر اور میں گنہ پر دلیر کھول دو چشم حیا تم پہ کروڑوں دُرود
 چھینٹ تمہاری سحر چھوٹ تمہاری قمر دل میں رچا دو ضیا تم پہ کروڑوں دُرود
 تم سے خدا کا ظہور اس سے تمہارا ظہور لہم ہے یہ ان ہوا تم پہ کروڑوں دُرود
 بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز (ز) ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں دُرود

اُف: رخ کے اظہار کے لیے استعمال کیا جانے والا لفظ
 رہ: راستہ..... سنگلاخ: پتھریلی زمین
 آہ: افسوس/حیف..... پاؤں/پیر
 شاخ شاخ: ٹکڑے ٹکڑے
 مشکل کشا: مصیبت دور کرنے والے
 باب: دروازہ..... وجود: بخشش/سخاوت
 وجود: زندگی/حیات..... بقا: باقی رہنا
 خستہ: بد حال/ذخمی..... معاذ: جائے پناہ
 بستہ: بندھا ہوا..... ملاذ: ٹھکانہ..... شہ: آقا/بادشاہ
 بے حد: بہت زیادہ..... قصور: گناہ
 عفو: بہت زیادہ معاف کرنے والا
 غفور: بہت زیادہ بخشنے والا..... بخش: معاف
 جرم: گناہ..... خطا: غلطی/لغزش..... مہر: سورج
 نور: روشنی..... سیہ: کالا..... شب: رات
 چاندنا: صبح صادق کا اجالا/روشنی
 شہید: گواہ..... بصیر: دیکھنے والا..... گنہ: گناہ
 دلیر: بے باک..... چشم: آنکھ..... حیا: شرم
 چھینٹ: چند قطرے..... سحر: صبح
 چھوٹ: تجلی/کرن..... قمر: چاند
 رچا: کسی شے کا دل میں رچ بس جانا (محاورہ)
 ضیا: روشنی..... ظہور: ظاہر ہونا
 لہم: علت و سبب..... ان: تخلیق/اگر (لم اور ان یہ
 منطق کی اصطلاحات ہیں علت سے معلول پر دلیل لائیں
 تو اسے برہان لگی کہتے ہیں اور معلول سے علت یہ دلیل
 لائیں تو اسے برہان اتنی کہتے ہیں۔ اس شعر میں اعلا
 حضرت علم منطق کی مصطلحات کا استعمال کرتے ہوئے
 کہہ رہے ہیں کہ اے میرے پیارے نبی ﷺ آپ تو وہ
 ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف بھی آپ ہی کے حوالے
 سے فرمایا ہے۔ ہوا الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و
 دین الحق۔ اور آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس
 دنیا میں ظاہر فرمایا گویا آپ اللہ تعالیٰ کی برہان لگی ٹھہرے
 اور اللہ تعالیٰ آپ کی برہان اتنی ہے)
 بے ہنر: نکما/حس میں کوئی خوبی یا کمال نہ ہو
 بے تمیز: بے ادب..... عزیز: پیارا..... سوا: علاوہ

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس (س) بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں دُرود
طارم اعلا کا عرش جس کعب پا کا ہے فرش (ض) آنکھ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں دُرود
کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خلاص (ص) بند سے کردو رہا تم پہ کروڑوں دُرود
تم ہو شفاے مرض خلق خدا خود غرض (ض) خلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروڑوں دُرود
آہ وہ راہ صراط بندوں کی کتنی بساط (ط) الممد اے رہ نما تم پہ کروڑوں دُرود
بے ادب و بد لحاظ کہ نہ سکا کچھ حفاظ (ظ) عفو پہ بھولا رہا تم پہ کروڑوں دُرود
لوہ دامن کہ شمع جھوٹوں میں ہے روز جمع (ع) آندھیوں سے حشر اٹھا تم پہ کروڑوں دُرود
سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ (غ) طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروڑوں دُرود
گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف (ف) لا کے تیر تیغ لا تم پہ کروڑوں دُرود

آس: امید..... پاس: نزدیک/قرب
آسرا: سہارا..... طارم اعلا: ملائے اعلا/اوپر والی جگہ
عرش: اللہ تعالیٰ کی عظیم گاہ..... کعب: تلو: پائیر/پاؤں
فرش: زمین..... ذرا: تھوڑا
عام: معمولی..... خاص: اونچے درجے کے لوگ
خلاص: آزادی/رہائی..... بند: قید..... رہا: آزاد
شفاے مرض: بیماری سے نجات دینے والے
خلق خدا: لوگ/مخلوق
خود غرض: لالچی/مطلب پسند..... حاجت: ضرورت
آہ: افسوس/حیف..... راہ: راستہ
صراط: نیک صراط..... بساط: طاقت/قوت
الممد: مدد فرمائیے..... رہ نما: راستہ دکھانے والے
بد لحاظ: بے تمیز..... حفاظ: حفاظت
عفو: معافی/بخشش..... تیر: نیچے..... شمع: چراغ
آندھیوں: طوفانوں
حشر اٹھنا: قیامت پھوٹنا/تخت پریشانی ہونا (محاورہ)

تم نے بہ رنگِ فلق جیب جہاں کر کے شق (ق) نور کا تڑکا کیا تم پہ کروڑوں دُرود
نوبت در ہیں فلک خادم در ہیں ملک (ک) تم ہو جہاں بادشا تم پہ کروڑوں دُرود
خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل (ل) خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں دُرود
طیبہ کے ماہ تمام جملہ رسل کے امام (م) نوشتہ ملک خدا تم پہ کروڑوں دُرود
تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروڑوں سلام
تم ہو جواد و کریم تم ہو روف و رحیم
خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم
تم سے بس افروز خدا تم پہ کروڑوں دُرود

فلک: صبح صادق کی سفیدی
جیب: گریباں
شق: پھٹ جانا..... نور کا تڑکا: صبح صادق/سوریا (محاورہ)
نوبت: فقارہ..... در: دروازہ
فلک: آسمان
خادم: نوکر..... ملک: فرشتے
جہاں بادشا: دنیا بھر کے فرمان روا
خلق: پیدائش..... جمیل: خوب صورت/عمدہ
خلق: عادت، اخلاق کا واحد
جلیل: بزرگ/مقام و مرتبہ والا
خلق: مخلوق..... گدا: غلام
طیبہ: مدینہ منورہ کا نام
ماہ تمام: مکمل چاند/چودھویں کا چاند
جملہ رسل: تمام رسول
امام: پیشوا..... نوشتہ: دولہا
ملک خدا: خدا کی ملکیت
نظام: حسن ترتیب..... ثنا: تعریف و توصیف

جو اد: بڑا سخی..... کریم: بہت کرم فرمانے والے
روف و رحیم: مہربان اور رحم کرنے والے
داتا: دینے والا/سخی
خلق: مخلوق
حاکم: حکومت کرنے والے
رزق: روزی روٹی
قاسم: تقسیم کرنے والے
نافع: فائدہ دینے والا
دافع: دور کرنے والا
شافع: شفاعت فرمانے والے
رافع: بلند کرنے والا
افروز: اوپر/زیادہ شان اور مرتبہ والا
شفایاب: کرنے وال
نافی: دور کرنے اور نالے والا
کافی: کفیل/کفالت کرنے والا
وائی: پورا پورا عطا کرنے والا
درد: تکلیف..... دوا: علاج

شانی و نانی ہو تم کافی و دانی ہو تم
جائیں نہ جب تک غلامِ خلد ہے سب پر حرام
مظہر حق ہو تمہیں مظہر حق ہو تمہیں (ن)
زور دو نارساں تکیہ گر بے کساں
بر سے کرم کی بھرن پھولے نعم کے چمن
کیل کہوں یکس میں کیل کہیں سب میں
گندے نکلے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین
باٹ نہ در کے کہیں گھاٹ نہ گھر کے کہیں
ایسوں کو نعمت کھلا دودھ کے شربت پلاؤ (و)
درد کو کردو دوا تم پہ کروروں دُرود
ملک تو ہے آپ کا تم پہ کروروں دُرود
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروروں دُرود
بادشہ ماورا تم پہ کروروں دُرود
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں دُرود
تم ہو میں تم پر خدا تم پہ کروروں دُرود
کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں دُرود
ایسے تمہیں پالتا تم پہ کروروں دُرود
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں دُرود

خلد: جنت
حرام: ناجائز/منوع
ملک: دولت
مظہر حق: اللہ تعالیٰ کی شان آپ ﷺ سے ظاہر ہوتی ہے (اسم ظرف)
مظہر حق: اللہ تعالیٰ کی شان کو ظاہر کرنے والے (اسم فاعل)
ظاہر: عیاں
زور دو: طاقت دینے والے
نارساں: کم زور/بے سہارا
تکیہ گر: بھروسہ کی جگہ/پناہ گاہ/جائے امید
بے کساں: کجگال/مفلس
بادشہ ماورا: لامکاں کے بادشاہ (اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضور انور ﷺ کی حکومت و بادشاہی مخلوق کی سمجھ سے بلند و بالا ہے)
کرم: مہربانی/فضل/لطف
بھرن: چیز بارش/لگن کی طرح کا ایک برتن جس میں رکھ کر میواتی را جا اپنی رعایا کو انعام و اکرام دیا کرتے تھے
نعم: نعمت کی جمع/انعامات
بے کس: کم زور
بے بس: مجبور.....فدا: قربان
کمین: کمینہ/کم ظرف/گھٹیا/
کوڑی: معمولی سکہ
مہنگے: زیادہ دام والے
کوڑی کے تین: نہایت سستا
باٹ نہ در کے کہیں: کہیں کے نہ ہونا (محاورہ)
گھاٹ نہ گھر کے کہیں: ناکارہ (محاورہ)
ایسوں: اس طرح کے لوگوں (یہاں چند اشعار معنوی اعتبار سے باہم مربوط ہیں)
نعمت: عمدہ اور لذت
شربت: پینے والی میٹھی سیال شے
غذا: خوراک/کھانا
غوطہ: پانی میں ڈکیا کھانا
عطا: انعام/بخشش

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو
اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ (ہ)
کردو عدو کو پناہ حاسدوں کو رو بہ راہ
ہم نے خطا میں نہ کی تم نہ عطا میں نہ کی (ی)
کام غضب کے کیے اس پہ ہے سرکار کے (ہ)
آ نکھ عطا کیجیے اس میں ضیا دیجیے
کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں دُرود

خطاوار: قصوروار/گناہ گار
دامن: پناہ.....بھلا: اچھائی
گناہ: مذہبی احکام کے خلاف عمل/جرم/خطا
پناہ: سہارا/آسرا/ٹھکانہ
دامن: پناہ
عدو: دشمن
تباہ: برباد
حاسد: حسد کرنے والا/بدخواہ/جلن رکھنے والا
رو بہ راہ: سیدھے راستے پر
اہلِ ولا: محبت کرنے والے/دوست/احباب
بھلا: اچھائی
خطا: جرم/غلطی/ کوتاہی/قصور
عطا: انعام/بخشش
سرور: اے سردار
کام: اس شعر میں مراد خطائیں
غضب کے: بہت بُرے اور غصہ دلانے والے
چشمِ رضا: راضی ہونے کی امید
ضیا: روشنی
جلوہ: نظارہ/دیدار
راضی: خوش/مطمئن
ٹھیک: درست
رضا: راضی ہونا/مطمئن ہونا (اعلا حضرت امام احمد رضا کا تخلص ”رضا“ اس شعر کے میں آپ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں کروروں دُرود بھیجتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ یا رسول اللہ! دین و مذہب کا ایسا کام مجھ سے لیجیے کہ میرا نام یعنی ”رضا“ اسم باسما ہو جائے)

تقریب فرہنگِ سلامِ رضا

اسلامی دنیا کی قد آور شخصیات میں امام احمد رضا محدث بریلوی کی ذات پر جتنا زیادہ کچھڑ اچھالنے کی سچی نامشکو کی گئی ہے، وہ مخالفانہ اور معاندانہ روش کے تمام تر ریکارڈز کو توڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔

امام احمد رضا جیسے عاشقِ صادق نے اپنے پیارے نبی مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں اردو زبان کا جو طویل ترین والہانہ سلام پیش کیا ہے اس پر بھی جاہلانہ اور احقانہ اعتراضات ایک مخصوص طبقہ فکر کی جانب سے مسلسل جاری ہیں۔ حیرت و استعجاب کی بات تو یہ ہے کہ اس سلام پر اعتراض کرنے والے باضابطہ کسی نہ کسی ”دارالعلوم“ کے فارغ التحصیل ہیں۔

سلامِ رضا سے متعلق جو گمراہ کن پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے اس کا خلاصہ مخالفین کے بقول یہ ہے کہ: ”امام احمد رضا بریلوی نے یہ سلام اپنے بیٹے مصطفیٰ رضا نور کی بریلوی اور اپنی زوجہ رحمت بیگم کے لیے قلم بند کیا ہے۔“ جاننا چاہیے کہ سلامِ رضا پر لگایا جانے والا یہ جاہلانہ الزام نہ صرف جاری صدی بل کہ تاریخِ عالم کے بڑے بڑے جھوٹوں میں سے ایک بہت بڑا جھوٹ ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کی زوجہ محترمہ کا نام ”ارشاد بیگم“ تھا، جو آپ کی پھوپھی بھی زاد تھیں اور جناب فضل حسن صاحب کی دخترِ نیک اختر۔

امام احمد رضا بریلوی کے اس شہرہ آفاق سلام کو پڑھنے کے بعد یقیناً ہر منصف مزاج شخص معترضین کی جہالت اور لاعلمی کے تعلق سے یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اس مقام پر حیرت بھی محو حیرت ہو کر ”تمنا شاعی عالم نما جاہلان“ دیکھ رہی ہوگی۔ اگر اس قسم کی بے سرو پا باتیں پھیلانے والے افراد کو علم و فن سے ذرہ بھر بھی حصہ ملا ہوتا تو وہ ایسے احقانہ اعتراضات ہرگز نہ کرتے، لیکن براہِ بغض و عناد کا جو اچھے اچھوں کو اُس پست مقام تک ڈھکیل دیتا ہے جہاں پہنچ کر اُن سے اچھائی کی امید ہی نہیں کی جاسکتی۔

ایک مرتبہ اسی قسم کا اعتراض مالیگاؤں جیسے اردو زار شہر کے اردو میں ”پی. ایچ ڈی“ جیسی باوقار ڈگری یافتہ ایک استاذ نے بھی کیا، جو کہ یہاں کی ایک مشہور اسکول میں مدرس بھی ہیں اور خیر سے کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم بھی۔ موصوف کی باتوں نے مجھے بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا، محترم ڈاکٹر موصوف کے ساتھ ہوئی گفتگو کے دوران شہر ہی کے ایک دوسرے ڈاکٹر بھی موجود تھے۔ اسی حادثے سے متاثر ہو کر ”فرہنگِ سلامِ رضا“ کی ترتیب کی تقریب عمل میں آئی۔ امید ہے کہ منصف مزاج قارئین اس قسم کے بے بنیاد اور دروغ گوئی پر مبنی اعتراضات پر کان نہ دھرتے ہوئے معترضین کو سچائی سے آگاہ فرمائیں گے۔

سلامِ رضا پر ایک نظر

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا محدث بریلوی کا مرقومہ سلام ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ عوام و خواص میں بے پناہ مقبول ہے۔ اس سلام میں آپ نے نبوت و رسالت کے اوصاف، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتبِ عالیہ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سراپائے مبارک کو شاعرانہ حُسن و خوبی، عاشقانہ وارفتگی اور عالمانہ وجاہت و شوکت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ہر شعر میں ایک خوب صورت اور اچھوتی تراکیب اور دل کش استعارہ سازی سے کام لیا ہے۔ ”مصطفیٰ جانِ رحمت“ یہی ایک ترکیب اپنے آپ میں ایسی جدت و ندرت رکھتی ہے کہ ایسی ترکیب کسی دوسرے شاعر کے یہاں باوجود تلاش و تفحص نہیں ملتی۔ اس ترکیب کو پڑھنے کے بعد بے ساختہ دل سے سبحان اللہ! کی داد نکلتی ہے۔ المختصر یہ کہ سلامِ رضا آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع منظوم سیرت نامہ ہے۔

اعلا حضرت نور اللہ مرقدہ کا یہ شہرہ آفاق سلام بحرِ متدارک مثنیٰ سالم/ مسکن (فاعلن فاعلن فاعلن) میں کل ۱۷۱ اشعار پر مشتمل اردو زبان کا سب سے طویل سلام ہے۔ جس کے ایک ایک شعر میں زبان و بیان، سوز و گداز، معارف و حقائق، سلاست و روانی، قرآن و حدیث اور سیرتِ طیبہ کے جو رموز و اسرار موج زن ہیں وہ امام احمد رضا کی انفرادی شاعرانہ حیثیت کو نمایاں کرتے ہوئے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی والہانہ وارفتگی کا اظہار یہ بھی ہیں۔ اس سلام کی دیگر خصوصیات میں ایک نمایاں خصوصیت اس کی حسین و جمیل ترتیب ہے۔ شرح سلامِ رضا صفحہ ۵۷ سے اس کی حُسنِ ترتیب کا خاکہ خاطر نشین فرمائیں :

” (۱) پہلے تین اشعار میں حضور علیہ السلام کے خصائص، کمالات اور معجزات کے ساتھ ساتھ اس بات کو واضح کیا ہے کہ آپ کی ذات اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے اور آپ کا وجود مسعود بے مثل اور ہر شے کے وجود کی علت و سبب ہے۔

(۲) اکتیسویں شعر سے اکیاسی شعر تک آپ کے سراپا کا بیان ہے جس میں ہر ہر عضو، اس کی اہم

خصوصیت اور اس کے حسن و جمال اور برکات کا تذکرہ ہے۔

(۳) بیاسی تانوں میں آپ کی ولادت باسعادت، پچپن، رضاعت، رضاعی والدہ، رضاعی بھائی بہنوں کے ساتھ تعلقات کا بیان کیا ہے۔

(۴) اکیانوے تانوں کا حصہ خلوت و ذکر و فکر، بیعت مبارکہ، شانِ سطوت اور غلبہٴ دین پر مشتمل ہے۔

(۵) سوتا ایک سو چار میں آپ کی غزوات میں شرکت اور جرأت و بہادری کا ذکر ہے۔

(۶) ایک سو پانچ سے ایک سو ستر تک کا حصہ خاندانِ نبوی اور گلشنِ زہرا کی خوش بوسے مہک رہا ہے۔

(۷) ایک سو اٹھارہ تا ایک سو چھپیس آپ کی ازواجِ مطہرات کے درجات و کمالات پر مبنی ہے۔

(۸) ایک سو ستائیس تا ایک سو تینتالیس صحابہ، خلفائے راشدین اور عشرہٴ مبشرہ کی خدمت میں سلام ہے۔

(۹) ایک سو چالیس تا ایک سو انچاس میں تابعین، تبع تابعین اور تمام آلِ رسول پر سلام ہے۔

(۱۰) ایک سو پچاس اور ایک سو اکیاون، ان دو اشعار میں اربعہ ائمہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا مبارک تذکرہ ہے۔

(۱۱) ایک سو باون تا ایک سو پچپن، سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری ہے۔

(۱۲) ایک سو چھپن تا ایک سو اکتھار پنے مشائخِ سلسلہ کا تذکرہ ہے۔

(۱۳) ایک سو باسٹھ تا ایک سو پینسٹھ کے حصہ میں تمام امتِ مسلمہ خصوصاً اہل سنت، اپنے والدین، دوست و احباب اور اساتذہ کے لیے دعا ہے۔

(۱۴) اس سلام کا اختتام اس دعا پر ہو رہا ہے کہ اے خالق و مالک! یہ صلاۃ و سلام کا عمل مجھے روزِ قیامت اس طرح نصیب ہو کہ جب رحمت للعالمین آقا محمد شریف لائیں تو مجھے یوں عرض کرنے کی اجازت ہو ع

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“

آئیے اب آئندہ صفحات میں سلامِ رضا کے مشکل الفاظ کے معنی ملاحظہ فرمائیں واضح ہو کہ جہاں صرف معنی لکھنے سے شعر کی تفہیم نہ ہو سکتی تھی وہاں بہ قدر ضرورت شعر کا مختصر مفہوم لکھ دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
میر چرخِ نبوت پہ روشن دُرود
شہر یارِ ارم تاجِ دارِ حرم
شپِ اسرا کے دولہا پہ دائم دُرود
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی دُرود
نورِ عینِ لطافت پہ اَلطف دُرود
سروِ نازِ قَدَمِ مغزِ رازِ حکم
نقطہٴ برّ وحدت پہ یکتا دُرود
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
نوشہٴ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
فرش کی طیب و نوبت پہ لاکھوں سلام
زیب و زینِ نفاذت پہ لاکھوں سلام
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ: برگزیدہ/چنا ہوا/منتخب/افضل واعلا
جانِ رحمت: کرم کی جان/رحمت کی روح/سراپا مہر بان
شمع: موم/تی/چراغ
بزمِ ہدایت: رو نمائی کی مجلس (مراد انبیاء کرام علیہم السلام کی مقدس جماعت)
میر: سورج..... چرخ: آسمان
گلِ باغِ رسالت: نبوت و پیغمبری کے باغ کا پھول
شہر یارِ ارم: جنت کے بادشاہ
تاجِ دارِ حرم: کعبہ کے بادشاہ/آقا/صاحبِ تاج
نوبہار: نئی رونق
شفاعت: گناہوں کی معافی کی سفارش
شپِ اسرا کے دولہا: معراج کی رات کے دولہا
دائم: ہمیشہ
نوشہٴ بزمِ جنت: جنت کی محفل کے دولہا/سربراہ
عرش: اللہ تعالیٰ کی جلوہ گاہِ خاص
زیب و زینت: حسن اور سجاوٹ
عرشی دُرود: بلندی والا دُرود
فرش کی طیب و نوبت: زمین کی مہک اور پاکیزگی
نورِ عینِ لطافت: نرمی و نازکی کی آنکھ کا نور
اَلطف دُرود: پاکیزہ ترین دُرود
زیب و زینِ نفاذت: پاکیزگی کی زینت اور خوبصورتی
سروِ ناز: ناز و ادا اور قد محبوب
قَدَم: قدم/ساری مخلوق سے پہلے
مغزِ رازِ حکم: حکمت کے رازوں کا خلاصہ
یکہ تاز: بے مثال و لا جواب..... فضیلت: فضل و کمال
یکہ تازِ فضیلت: فضائل میں سبقت لے جانے والوں
میں بے مثال و لا جواب
نقطہٴ برّ وحدت: اللہ کی وحدانیت کے رازوں کے مرکز
یکتا دُرود: بے مثل دُرود
مرکزِ دورِ کثرت: اللہ وحدۃ لا شریک کی جملہ مخلوقات
(جسے امام احمد رضا نے کثرت کہا ہے) کی تخلیق کا سبب اور
ان تمام کا نقطہٴ کمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات ہے

صاحب رجعت شمس و شمس القمر
جس کے زیرِ لوا آدم و من بوا
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگین
اصل ہر بُود و بہبود ختم وجود
فتح باب نبوت پہ بے حد دُرود
شرقی انوارِ قدرت پہ نوری دُرود
بے سہیم و تقسیم و عدیل و مثیل
سِرّ غیبِ ہدایت پہ غیبی دُرود
ماہِ لاہوتِ خلوت پہ لاکھوں دُرود

نائب دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام
اُس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
قاسم کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام
ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
فتحِ اُزہارِ قدرت پہ لاکھوں سلام
جوہرِ فردِ عزت پہ لاکھوں سلام
عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام
شاہِ ناسوتِ جلوت پہ لاکھوں سلام

رجعت: لوٹنا
صاحب رجعت شمس و شمس القمر: سورج کو لوٹانے والے
اور چاند کو کھلنے والے آقا
نائب دستِ قدرت: مراد اختیاراتِ الہیہ کے نائب
زیرِ لوا: جھنڈے (لواء الحمد) کے نیچے
سزائے سیادت: سرداری کے لائق
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگین: زمین و آسمان کی
جملہ مخلوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع و محکوم ہیں
قاہر ریاست: زیر دست حکومت/ سرداری
اصل: بنیاد..... بود: ہستی..... بہبود: بھلائی
ختم وجود: زندگی کا بیج (سارے جہان کی بھلائیاں اور
کائنات کی اصل و بنیاد آقا ﷺ ہیں)
قاسم: بانٹنے والے..... کنزِ نعمت: نعمت کا خزانہ
فتح باب نبوت: پیغمبری کا دروازہ کھولنے والے
ختم دورِ رسالت: پیغمبری کا زمانہ ختم کرنے والے
شرقی انوارِ قدرت: اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کی چمک
دک/ مظہر انوارِ خداوندی

فتحِ اُزہارِ قدرت: قربت کی کلیوں کو کھلانے والے
بے سہیم: بلا شریک..... تقسیم: حصہ دار/ بانٹنے والے
عدیل: ہم رتبہ..... مثیل: ہم مثل (مراد آقا صلی اللہ علیہ
وسلم کا اللہ کی عطا سے ذات و صفات اور فضائل و خصائص میں
بے نظیر ہونا)
جوہرِ فردِ عزت: ایسا مقام و مرتبہ جو ناقابلِ تقسیم ہو یعنی
مخلوق میں کسی دوسرے کو نہ ملا ہو
سِرّ غیبِ ہدایت: مراد غیب کے رازوں (خصوصاً اللہ
کی وحدانیت) کے منبع..... غیبی دُرود: عالمِ غیب کا دُرود
عطرِ جیبِ نہایت: مراد رسول اللہ ﷺ کا سینہ مبارک
قدرت کے رازوں کا گنجینہ اور جنت کی خوشبوؤں کا خزینہ ہے
ماہِ چاند..... لاہوت: تصوف میں فانی اللہ کے مقام کو کہتے ہیں
خلوت: تنہائی
ماہِ ناسوتِ جلوت: مقامِ فانی اللہ کی تنہائیوں کے چاند
شاہِ بادشاہ..... ناسوت: کائنات..... جلوت: ظاہر
شاہِ ناسوتِ جلوت: کائنات ہست و بود کی جلوتوں کے بادشاہ

کنز ہر بے کس و بے نوا پر دُرود
پرتوِ اسم ذاتِ احد پر دُرود
مطلع ہر سعادت پہ اسعد دُرود
خلق کے داورس سب کے فریاد رس
مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں دُرود
شمعِ بزمِ دنیسیٰ ہوں میں گم کُن انا
انتہائے دوئی ابتداء کی
کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر دُرود

کنز ہر بے کس و بے نوا: ہر بے سہارا اور محتاج کا خزانہ
حرز: جائے پناہ..... رفتہ طاقت: کم زور/ ناتواں
پرتوِ اسم ذاتِ احد: اللہ کے اسمِ صفاتی (احد- اکیلا) کے عکس
شمعِ جامعیت: مراد اللہ تعالیٰ کی صفات کے مجموعہ کا کل
مطلع ہر سعادت: ہر نیک بخشی کے طلوع ہونے کا مقام
اسعد دُرود: سعادتوں والا دُرود
مقطع ہر سیادت: ہر قسم کی سرداری کی آخری حد
خلق کے داورس سب کے فریاد رس: ساری مخلوق کے
مددگار اور فریاد کو بخینچنے والے
کھفِ روزِ مصیبت: تکلیف کے دن کی پناہ گاہ
بے کس کی دولت: محتاج کی دولت
بے بس کی قوت: کم زور اور بے سہارا کی طاقت
ذنا: اللہ تعالیٰ کے قربِ خاص کی منزل
هُو: وہ/ اسم ذات
شمعِ بزمِ دنیسیٰ: اللہ تعالیٰ کے قربِ خاص کی مجلس
کے چراغ

متن: عبارت..... ہوئی: مرتبہ وحدت

حرز ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام
شمعِ جامعیت پہ لاکھوں سلام
مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام
کھفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
شرحِ متن ہوئی: اللہ تعالیٰ کے لاکھوں سلام
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام
عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام

شرحِ متن ہوئی: مرتبہ وحدت (اللہ تعالیٰ کی قدیم و
غیر فانی یکہ و تنہا ذات) کی تفصیل حضور انور صلی اللہ علیہ
وسلم کی مقدس ذات ہے کہ آپ ہی سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ
کی پہچان ہوئی
انتہائے دوئی ابتداء کی: مراد رسول اللہ ﷺ اللہ کی
صفات کے عظیم مظہر ہیں، اللہ خالق ہے آپ ﷺ مخلوق
ہیں، اللہ معبود ہے آپ ﷺ عابد ہیں، لیکن اللہ نے آپ کو
اپنی صفات کا ایسا عکس بنا دیا کہ صفاتی دوئی ختم ہو گئی اور اللہ
نے آپ کی رضا کو اپنی رضا، آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت،
آپ کی بیعت کو اپنی بیعت، آپ کے مارنے کو اپنا مارنا
قرار دیا اور آپ کے سب کائنات کی تخلیق فرمائی
جمع تفریق و کثرت: یہ تصوف کی اصطلاحات ہیں اللہ کی
صفات فعلیہ کا مظہر ہونا تفریق اور صفات ذاتیہ کا مظہر جمع
کہلاتا ہے، آپ ﷺ صفاتِ الہیہ کا مظہر اور ساری
مخلوق کا خلاصہ ہیں
کثرتِ بعدِ قلت: کم کے بعد زیادہ ہونا (اہل اسلام ابتداء
کم تھے رفتہ رفتہ بڑھتے گئے)..... اکثر دُرود: زیادہ دُرود
عزتِ بعدِ ذلت: کم زوری کے بعد طاقت

ربّ اعلا کی نعمت پہ اعلا دُرود
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود
فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد دُرود
سبب ہر سبب منتہائے طلب
مصدرِ مظہریت پہ اظہر دُرود
جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
قدّ بے سایہ کے سایہِ مرحمت
طائرانِ قدّوس جس کی ہیں فُریاں
وصف جس کا ہے آئینہ حق نما

حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام
علّتِ جملہ علّت پہ لاکھوں سلام
مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام
اُس گلِ پاکِ مَنّت پہ لاکھوں سلام
ظلِ ممدودِ رافت پہ لاکھوں سلام
اُس سہی سروِ قامت پہ لاکھوں سلام
اُس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

ربّ اعلا کی نعمت: بلند و بالا رب کا انعام
منت: احسان (آلہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہیں)
آقا: مالک..... بے حد: ان گنت..... ثروت: دولت
فرحتِ جانِ مومن: مومن کی جانوں کے سکون و اطمینان
غیظِ قلبِ ضلالت: کفر و گمراہی والے دل کیلئے غیظ و غضب
سبب ہر سبب: ہر وجود کا سبب/سبب تخلیق کائنات
منتہائے طلب: تمام تلاش و جستجو اور طلب کی انتہا
علّتِ جملہ علّت: ہر مقصد و عا کا سبب (بہمِ تخلیق کائنات)
مصدرِ مظہریت: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اس کی
عظمتوں کو ظاہر کرنے والے
اظہر دُرود: بہت نمایاں دُرود
مظہرِ مصدریت: اللہ تعالیٰ کے جلووں کے ظاہر ہونے کا
مقام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے
جلوہ: نظارہ/دیدار..... مرجھائی کلیاں: سوکھے غنچے
گلِ پاکِ مَنّت: پاکیزہ پھول کی اُٹھان (محی رحمت اللہ علیہ)
کے چہرہ زیبہ کے دیدار سے سوکھی کلیاں کھل جاتی ہیں، ایسے
پاکیزہ اور بابرکت پھول کے بڑھنے پر قربان جائیں

قدّ بے سایہ: بغیر سایہ والا قد
سایہِ مرحمت: مہر بانی والا سایا
ظلِ ممدودِ رافت: کرم اور مہر بانی کا دائمی سایا (آقا
ﷺ کے جسم پر نور کا سایا نہ تھا لیکن آپ کی رحمتوں کا سایا
سب پر پھیلا ہوا ہے)
طائرانِ قدّوس: مراد فرشتے
فُری: فاختہ کی طرح ایک اچھی آواز والا پرندہ
سہی: سیدھا..... قامت: قد..... سرو: دو شاخوں والا
ایک خوش قامت درخت (عشاق اپنے محبوب کے جمال کو
نظر میں رکھ کر اس سے کنایہ کرتے ہیں یہاں آپ ﷺ
کے قدِ رعنا کو عاشق صادق نے بیان کرتے ہوئے ”سہی
سروِ قامت“ کی ترکیب استعمال کی ہے)
وصف: تعریف..... آئینہ حق نما: اللہ کی راہ دکھانے والا
آئینہ (چہرہ مصطفیٰ ﷺ حق کو دیکھنے کا آئینہ ہے)
خدا ساز طلعت: خداوند قدّوس کی پہچان کرانے والا
روشن اور چمک دار چہرہ

جس کے آگے سرِ سرواں خم رہیں
وہ کرم کی گھٹا گیسوے مُٹک سا
لَیْلَةُ الْقَدْرِ میں مطلعِ الفجر حق
لُحْتِ لُحْتِ دلِ ہر جگر چاک سے
دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان
چشمہِ مہر میں موجِ نورِ جلال
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی

اُس سرِ تاجِ رفعت پہ لاکھوں سلام
لکّہِ ابرِ رافت پہ لاکھوں سلام
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
شانہ کرنے کی عادت پہ لاکھوں سلام
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
اُس رگِ ہاشمیت پہ لاکھوں سلام
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
اُن بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

سرِ سرواں: بادشاہ..... خم: جھکنا
سرِ تاجِ رفعت: بلندی کے تاج کا سر
کرم کی گھٹا: مہر بانی کا بادل
گیسوے مُٹک سا: کستوری کی طرح مہکتے والے بال
لکّہِ ابرِ رافت: مہر بانی کے بادل کا ٹکڑا
لَیْلَةُ الْقَدْرِ: شبِ قدر (شعر میں زُلفیں مراد ہے)
مطلعِ الفجر: صبح کا طلوع ہونا (شعر میں مانگ مراد ہے)
مانگ: سر کے بالوں کے درمیان نکالی جانے والی لکیر
استقامت: سیدھا پن..... لُحْتِ لُحْتِ: جھکے جھکے
چاک: پھٹا ہوا..... شانہ: کنگھی (امام احمد رضا کہتے ہیں
کہ محی کو نبین ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کرنے کے
انداز پر پیش قربان ہو جاؤں کہ اس ادا پر میرا دل چاک
ہو کر سینے سے باہر آنے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر میں آقا
ﷺ کے کنگھی کرنے کے عمل پر بھی کیوں نہ سلام ہوں)
کانِ لعلِ کرامت: محی کریم ﷺ کے مبارک کان جو
اصل میں عزت کے موتیوں اور عظمت کے ہیرے اور
جواہرات کی کان (ذخیرہ) ہیں
چشمہِ مہر: سورج کا چشمہ
موجِ نورِ جلال: جلال کے سمندر کی نوری موج
رگِ ہاشمیت: غیرت و حیا والے ہاشمی خون کی گردش
کرنے والی رگ (جاہ و جلال کے وقت رسول اللہ ﷺ کی
دونوں بھووں کے درمیان ایک رگ انور ابھرتی تھی جس
کو اعلیٰ حضرت چشمہِ مہر (سورج کا چشمہ) یعنی چہرہ انور
میں موجِ نورِ جلال (جلال کے سمندر کی نوری موج) قرار
دے رہے ہیں، اور اس رگ مبارک کو رگِ ہاشمیت کہہ کر
لاکھوں سلام بھیج رہے ہیں)
ما تھا: پیشانی..... شفاعت: گناہوں سے معافی کی سفارش
سہرا: شادی کے موقع پر دولہا کے چہرے پر پھولوں سے
بنا کر سجایا جاتا ہے
جبینِ سعادت: نیک بختی کی پیشانی
سجدہ: پیشانی زمین پر ٹیکنا
محراب: مسجد میں امام کے کھڑے رہنے کی جگہ
بھووں: ابرووں
لطافت: نزاکت اور خوبی

اُن کی آنکھوں پہ وہ سایہ اُگلن مڑہ
اشک باری مڑگاں پہ بر سے دُرود
معنی قَدْ رَأَىٰ مَقْصِدِ مَاطَعِي
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
نبی آنکھوں کی شرم و حیا پر دُرود
جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن کے خد کی سُبُوت پہ بے حد دُرود
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں دُرود

سایہ اُگلن: سایہ کرنے والا
مڑہ: پلک
ظلمہ: قصرِ رحمت: کرم اور مہربانی کے محل کی چھتری
اشک باری مڑگاں: پلکوں کا آنسو برسانا
سلکِ دُرِّ شفاعت: شفاعت کے موتیوں کی لڑی (امت
کی بخشش کے لیے حضور ﷺ کی مقدس آنکھوں سے بہنے
والے آنسوؤں کو اعلیٰ حضرت نے موتیوں کی لڑی کہا ہے)
معنی قَدْ رَأَىٰ: حدیث پاک من رانی فقد رآی
الحق، جس نے مجھے دیکھا اُس نے حق (خدا کو)
دیکھا، معنی آقائے ﷺ ہیں
مقصدِ مَاطَعِي: آئیہ کریمہ ماضل صاحبکم وما
غوی، نہ تمہارا ساتھی (اپنی بابرکت صحبت سے تمہیں فیض
یاب کرنے والا) بھٹکا اور نہ ادھر ادھر ہوا (سورۃ النجم)
کے مقصد آپ ﷺ ہی ہیں
نرگس: پیلے رنگ کا خوب صورت پھول۔ جس کی شکل
آنکھ کی طرح ہونے کی وجہ سے محبوب کی آنکھ کو اس سے
تشبیہ دیتے ہیں

ظلمہ: قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام
نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
اُن عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
اُن کے قد کی رشاقیت پہ لاکھوں سلام
اُس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
نمک آگس صباحت پہ لاکھوں سلام

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرَق
خط کی گردِ دہن وہ دل آرا پھبن
ریشِ خوش معتدل مرہمِ ریشِ دل
پتلی پتلی گلِ قُدرت کی پتیاں
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
جس کے پانی سے شاداب جان و جنان
جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
وہ زباں جس کو سب گُن کی کنجی کہیں
اُس کی پیاری فصاحت پہ بے حد دُرود

شبنمِ باغِ حق یعنی رُخ کا عَرَق: اللہ تعالیٰ کے گلشن کی
اوس اور شبنم یعنی آفتاب ﷺ کے چہرہ زیبا کا پسینہ
براقیت: چمک دک
خط: داڑھی..... گردِ دہن: منہ کے ارد گرد
دل آرا پھبن: دل کو موہ لینے والی آرائش و زیبائش
ریش: داڑھی..... ریشِ دُرم
ریشِ خوش معتدل: موزوں اور خوب صورت داڑھی
مرہمِ ریشِ دل: دل کے دُرموں کا مرہم
ہالہ ماہِ عذرت: اعلیٰ حضرت نے رسول اللہ ﷺ کی
مبارک داڑھی کو 'ہالہ ماہِ عذرت' یعنی چودھویں کے
چاند (چہرہ مصطفیٰ ﷺ) کے ارد گرد دل کش اور انوکھے
دائروں سے استعارہ دیا ہے
گلِ قُدرت کی پتیاں: جنت کے نکھرے ہوئے پھول کی پتیاں
نزاکت: خوبی/نفاست/نرمی
دہن: منہ..... وحی: اللہ تعالیٰ کا پیغام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا: سرکارِ دو عالم ﷺ
کے دہن پاک سے نکلی ہوئی ہر بات وحیِ خدا ہے اس پر آئیہ

اُس کی سچی بَر اُقت پہ لاکھوں سلام
سبزۂ نمبرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
ہالہ ماہِ عذرت پہ لاکھوں سلام
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
چشمہِ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام
اُس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اُس کی دل کش بلاغت پہ لاکھوں سلام

کریمہ وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحىٌ يُوحىٰ
(سورۃ النجم) شہدِ وصال ہے
چشمہِ علم و حکمت: عقلِ مندی، دانائی اور علم کی مہر رواں
شاداب: سرسبز/تر و تازہ..... جنان: جنت کی جمع، جنتیں
طراوت: تری/تازگی..... کھاری: کڑوا/انکھیں
شیرۂ جاں: جان کو تسکین دینے والا میٹھا شربت
زلال: ٹھنڈا میٹھا اور صاف و شفاف پانی
حلاوت: مٹھاس
گُن کی کنجی: جملہ مخلوقات کی پیدائش کا سبب آپ ﷺ
کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ اور
عطاے خاص سے پیارے مصطفیٰ ﷺ کو بے حد تصرفات و
اختیارات عطا کیے ہیں اسی لیے اعلیٰ حضرت نے آپ ﷺ
کو گُن کی کنجی کہا ہے
نافذ حکومت: جاری و ساری حکمرانی/حکومت
فصاحت: خوش بیانی/اچھا کلام
دل کش: دل میں اُترنے والی..... بے حد: لاتعداد
بلاغت: موقع محل کے مطابق عمدہ گفتگو

اُس کی باتوں کی لذت پہ بے حد دُرود
وہ دُعا جس کا جو بن قبول بہار
جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
جس میں نہریں ہیں شہرِ شکر کی رواں
دوشِ بردوش ہے جن سے شانِ شرف
حجرِ اسودِ کعبہ جان و دل
روئے آئینہ علم پشتِ حضور

اُس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام
اُس نسیمِ اجابت پہ لاکھوں سلام
اُن ستاروں کی ٹوہت پہ لاکھوں سلام
اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
اُس گلے کی نصارت پہ لاکھوں سلام
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام
پُشتی قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

لذت: کیف و سرور
خطبہ: وعظ و نصیحت اور حمد و نعت کا مجموعہ
ہیبت: زعب و دبدبہ
جو بن: حسن و جمال / رونق / بہار / شباب
بہارِ قبول: شرفِ قبولیت
نسیمِ اجابت: قبولیت کی خوش بودار ہوا
چھچھے: کسی شے کی کثرت و مجموعہ اور ایک ہی شاخ پر بہت
سارے پھل پھول کو کہتے ہیں
لچھے: مسلسل
نزہت: چمک اور پاکیزگی
تسکین: تسلی..... تبسم: مسکراہٹ..... عادت: معمول
شہر: دودھ..... نصارت: تازگی، تری
دوش: سیاہ زلفیں..... دوش: کاندھا..... شرف: بزرگی
شانوں کی شوکت: کاندھوں کی شوکت
حجرِ اسودِ کعبہ جان و دل: یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام:
دل اور جان کے کعبہ مصطفیٰ ﷺ کی پشتِ انور پر مہرِ نبوت

جو سیاہ مائل بہ زرد گوشت کا ٹکڑا دونوں کاندھوں کے
درمیان تھا اُسے بھی امام احمد رضا نے لاکھوں سلام بھیجا
ہے، جس طرح حجرِ اسود بوسہ گاؤ مسلمین ہے اُسی طرح مہرِ
نبوت بھی بوسہ گاؤ عاشقین تھی۔ خاصاً کبریٰ میں ہے کہ
جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے سواری پر
مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا تو میں نے مہرِ نبوت کو چوم لیا اس
سے مُٹک کی خوش بو آ رہی تھی۔ (ج ۱، ص ۶۰)
روئے آئینہ علم پشتِ حضور: حضور انور ﷺ کا چہرہ
اقدس جس طرح علم کا آئینہ ہے اُسی طرح آپ کی پشتِ
مبارک (پیچھے) بھی بے خبر نہیں۔ بخاری باب الخُشوع فی
الصلاة میں ہے کہ سر کا ﷺ نے فرمایا میں آگے پیچھے بل
کہ نماز کی امامت کرتے ہوئے تمہارے رکوع اور دلی
کیفیات (خشوع) کو بھی دیکھتا ہوں
پُشتی: نگہبان / محافظ..... قصر: محل
پُشتی قصرِ ملت: دین اور امت کے نگہبان

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
کعبہ دین و ایمان کے دونوں ستوں
جس کے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم
نور کے چشمتے لہرائیں دریا بہیں
عیدِ مشکل کشائی کے چمکے ہلال
رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفعِ دُرود
دل سمجھ سے درا ہے مگر یوں کہوں

موجِ بحرِ ساحت پہ لاکھوں سلام
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
ساعداً دین رسالت پہ لاکھوں سلام
اُس کعبِ بحرِ ہیبت پہ لاکھوں سلام
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام
غنیہ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

غنی: مال دار
موج: جوش / لہر
بحر: سمندر
ساحت: بخشش / جو د و عطا
بار: بوجھ
دو عالم: دونوں جہان (دنیا و آخرت)
پروا: فکر / تردد / پریشانی
کعبہ دین و ایمان: مراد حضور انور ﷺ
ستون: کھمبے..... ساعدین: کلانیاں / بازو
خط: نقش و نگار
موجِ نورِ کرم: مہرِ بانی کے انوار کی لہریں
کعب: تھیلی
بحرِ ہیبت: عزم و ارادہ اور بخشش کے سمندر
کرامت: بزرگی / عزت اور انوکھی خوبی
عید: خوشی..... مشکل کشائی: حاجت پوری کرنا
ہلال: پہلی سے تیسری تاریخ تک کا چاند
بشارت: خوش خبری

رفع: بلند ہونا..... ذکرِ جلالت: عظمت و بزرگی کا ذکر
ارفع: بہت بلند
شرح: کھلانا..... صدر: سینہ
صدارت: صدر نشینی (شرحِ صدارت والے سینہ پر
لاکھوں سلام)
دل سمجھ سے درا ہے مگر یوں کہوں۔ غنیہ رازِ وحدت
پہ لاکھوں سلام: حضور انور ﷺ کے ناخنوں، بازووں،
کلانیوں، انگلیوں اور سینہ پاک کی بزرگی ظاہر کرنے کے
بعد اعلیٰ حضرت کہتے ہیں کہ آقا ﷺ کے دل کی شان نہیں
کیسے بیان کروں؟ جب قلب المؤمن عرش اللہ ہے تو پھر
حضور انور ﷺ کا دل اللہ اکبر! میری سمجھ سے بہت بلند تر
ہے، آپ کی عظمت و شان میری فکر کا کھٹ کیسے بیان
کر سکے گی؟ بس اک اندازہ سا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کا
دل اللہ تعالیٰ کے راز ہائے سربستہ کا ایک عظیم الشان خزانہ
ہے۔ مواہب لدنیہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۸ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
سب سے پہلے اپنے محبوب کے دل کو اپنے رازوں کا مرکز
بنایا

کُل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی
انبیاء کریں زانو اُن کے حضور
ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم
کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
جس سہانی گھڑی چکا طیبہ کا چاند
پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے دُرود
زرعِ شاداب و ہر ضرع پُر شہر سے

ملک: ملکیت/ قبضہ..... جو: ایک قسم کا اناج
غذا: خوراک/ کھانا..... شکم: پیٹ
قناعت: تمویزی سی چیز پر خوش ہونا
عزم: پکا ارادہ..... کھنچ کر: مضبوطی سے
حمایت: ہم دردی
تیر کریں زانو: ادب و احترام سے دوزانو ہو کر بیٹھیں (یعنی
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کریں)
وجاہت: رعب و دبدبہ/ عزت..... ساق: پنڈلی
اصل: بنیاد/ جز..... شاخ: بھٹی
نخل: درخت..... کرم: بخشش
ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم: حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم کی مبارک پنڈلیوں کو امام احمد رضا نے بخشش اور
مہربانی کے درخت کی شاخوں کی بنیاد قرار دیا ہے
شیخ: چراغ
راہِ اصابت: منزل مقصود/ درست و سیدھا راستہ
خاکِ گزر: راستہ..... کفِ پا: پاؤں کا تلو
حرمت: عزت

بھائیوں کے لیے ترکِ پتاں کریں
مہد والا کی قسمت پہ صدہا دُرود
اللہ اللہ وہ بچنے کی مہین!
اُٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر دُرود
فعلِ پیدائشی پر ہمیشہ دُرود
اعتمائے جبلت پہ عالی دُرود
بے بناوٹ ادا پر ہزاروں دُرود
بھینی بھینی مہک پر مہکتی دُرود

دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام
مُرج ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام
کھلتے غنچوں کی کہت پہ لاکھوں سلام
کھینے سے کراہت پہ لاکھوں سلام
اعتدالِ طویّت پہ لاکھوں سلام
بے تکلف ملاحظ پہ لاکھوں سلام
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

ترکِ پتاں: پستان کا چھوڑنا/ دودھ نہ پینا
نصفت: عدل و انصاف (حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ
عنها کی اولاد بھی چون کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
دودھ میں شریک تھیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف
ایک ہی طرف سے دودھ پیتے تھے، دوسری طرف سے نہ
پیتے تھے، گویا پیارے مصطفیٰ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بچپن ہی سے عدل و انصاف کے پیکر بن گئے تھے)
مہد والا: مبارک گود/ بلند و بالا گود
قسمت: خوش بختی
صدہا: سیکڑوں
مُرج: آسمان کا بار ہواں حصہ
ماہِ رسالت: رسالت کا چاند (مراد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم)
بھینی بھینی مہک: ہلکی ہلکی عمدہ اور خوش گوار خوش بو
مہکتی دُرود: خوش بو نکھیرنے والا دُرود
نفاست: پاکیزگی
اعتمائے جبلت: غمچے: کلیاں
کہت: مہک/ خوش بو
فضل: فضیلت/ کمال
کراہت: نفرت/ ناپسندیدگی
اعتمائے بلند
جبلت: خلقت و فطرت
اعتمائے جبلت: فطرت کی بلندی
اعتدال: موزوں/ مناسب/ برابر
طویّت: عادت/ فطرت
بے بناوٹ ادا: بے تکلف/ تصنع اور بناوٹ سے پاک ادا
ملاحظ: جمکینی حُسن/ سلوانا حُسن جو مد کشش ہوتا ہے
بھینی بھینی مہک: ہلکی ہلکی عمدہ اور خوش گوار خوش بو
مہکتی دُرود: خوش بو نکھیرنے والا دُرود
نفاست: پاکیزگی
ترکِ پستان: پستان کا چھوڑنا/ دودھ نہ پینا
نصفت: عدل و انصاف (حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ
عنها کی اولاد بھی چون کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
دودھ میں شریک تھیں اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف
ایک ہی طرف سے دودھ پیتے تھے، دوسری طرف سے نہ
پیتے تھے، گویا پیارے مصطفیٰ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بچپن ہی سے عدل و انصاف کے پیکر بن گئے تھے)
مہد والا: مبارک گود/ بلند و بالا گود
قسمت: خوش بختی
صدہا: سیکڑوں
مُرج: آسمان کا بار ہواں حصہ
ماہِ رسالت: رسالت کا چاند (مراد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم)
بھینی بھینی مہک: ہلکی ہلکی عمدہ اور خوش گوار خوش بو
مہکتی دُرود: خوش بو نکھیرنے والا دُرود
نفاست: پاکیزگی

میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں دُرود
سیدھی سیدھی رُوش پر کردروں دُرود
روزی گرم و شب تہرہ و تار میں
جس کے گھیرے میں ہیں انبیا و ملک
ادھے شیشے جھلا جھل دکنے لگے
لطف بیداری شب پہ بے حد دُرود
خندہ صبح عشرت پہ نوری دُرود
نری خوںے لیت پہ دائم دُرود

عبارت: بیان/ گفتگو بات چیت
شیریں: میٹھا
اشارت: اشار/ کنایا
رُوش: چال/ رفتار/ چلنا/ برتاو کرنا
طبیعت: مزاج
تہرہ و تار: بہت ہی سیاہ..... کوہ: پہاڑ..... صحرا: جنگل
خلوت: تنہائی/// (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے
رب عزوجل سے بندگی کے تعلق کو پختہ کرنے کے لیے
عرب کی سخت گرمی میں دن کو اور سخت اندھیری راتوں میں
غاروں اور جنگلوں میں تنہا عبادت الہی میں مصروف رہنے
کی طرف اشارا کرتے ہوئے امام احمد رضا نے ایسی
مبارک خلوت گزینی پر لاکھوں سلام بھیجا ہے)
گھیرے: حلقے/ دائرے
انبیا: نبی کی جمع
ملک: فرشتے
جہاں گیر: تمام جہاں پر حاوی/ عالم گیر
بعثت: رسول ہونا (اللہ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا جانا)

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
گردِ مدہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
شورِ تکبیر سے تھر تھراتی زمیں
نعرہاے دلیراں سے بن گونجتے
وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
اُن کے آگے وہ حمزہ کی جاں بازیاں
الغرض اُن کے ہر مؤ پہ لاکھوں دُرود
اُن کے ہر نام و نسبت پہ نامی دُرود

کھنچی گردنیں: اکڑی ہوئی گردنیں
خدا داد شوکت: اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رعب و دبدبہ
موسیٰ: اللہ عزوجل کے جلیل القدر رسول جنہیں کلیم اللہ کہا جاتا
ہے کہ وہ طور پر آپ نے اللہ عزوجل کی تجلی کا مشاہدہ فرمایا تھا
ہمت: حوصلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ذاتِ باری
تعالیٰ کی تجلی کا مشاہدہ فرمایا جب کہ صاحبِ مازغ البصر و ما
طغی رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے عین ذاتِ خداوندی
کو ملاحظہ فرمایا، رسول کا ذاتِ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا نے تعظیماً ”آنکھوں والوں“ کہا ہے)
گردِ مدہ: چاند کے گرد
دستِ انجم: کہکشاں/ ستاروں کا جھرمٹ
رخشاں: روشن..... ہلال: پہلی رات کا چاند (میدانِ بدر
میں جب مدینے کے چاند آقا ﷺ تشریف لائے تو صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم ستاروں کی طرح آپ کے گرد حلقہ
بنائے ہوئے تھے اور ہلال {پہلی رات کے چاند} کی
طرح اپنے آقا {چودھویں رات کے چاند} کا دفاع کر
رہے تھے۔ اعلیٰ حضرت اسی کو بڑی خوب صورت حیرانہ میں

اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام
جنبش حبش نصرت پہ لاکھوں سلام
عُرشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام
شیرِ عُزّانِ سطوت پہ لاکھوں سلام
اُن کی ہر خُو و خصلت پہ لاکھوں سلام
اُن کے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

”گردِ مدہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال“ کہہ رہے ہیں)
بدر کی دفعِ ظلمت: مقامِ بدر میں کفر و شرک کے
اندھیروں کو دور کرنا
تکبیر: اللہ اکبر کا نعرہ..... تھر تھراتی: کانپ اٹھی
جنبش: حرکت..... حبش نصرت: مدد کا لشکر
نعرہ ہاے دلیراں: بہادریوں کے نعرے
بن: جنگل..... عُرش: عزا انا..... کوس: تقارہ
عُرشِ کوسِ جرأت: ہمت و جواں مردی کے تقارے کی
عزا
چقاچاق: تلوار یا خنجر کی کاٹ دار آواز
صولت: ہیبت/ دبدبہ/ رعب
حمزہ: حضور ﷺ کے چچا جن کا لقب ”سید الشہداء“ ہے
جاں بازیاں: قربانیاں/ جاں نثاریاں
شیرِ عُزّان: بھرا ہوا اور دھاڑنے والا شیر
الغرض: آخر کار/ قصہ مختصر..... جو: بال
خو و خصلت: عادت واداء
نامی دُرود: مشہور دُرود/ بڑھنے والا دُرود

اُن کے مولا کی اُن پر کروڑوں دُرود
پارہائے صُحفِ غنچہ ہائے قُدس
آبِ تطہیر سے جس میں پودے جیسے
خونِ خیرِ الرُّسل سے ہے جن کا خمیر
اُس بتولِ جگر پارہ مصطفیٰ
جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و بہر نے
سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
حُسنِ مجتبیٰ سیدۃُ الانبیاء

مولا: اللہ تعالیٰ
اصحاب: صحابہ کی جمع
عمرت: اولاد/ اعزہ/ اقربا
پارہائے صُحف: مقدس کلام کے ٹکڑے
غنچہ ہائے قُدس: پاکیزہ کلیاں
اہل بیت نبوت: اہل بیتِ محمد ﷺ کے گھرانے والے (اولاد و ازواج) // (مقدس کلام {مراد رسول اللہ ﷺ} کے ٹکڑے اور حصے {آپ ﷺ کے جگر کے ٹکڑے} اور مقدس بارغ کے پھول {حضور ﷺ} کی کلیاں یعنی خاندانِ نبوت حضور ﷺ کی اولاد و ازواج پر لاکھوں سلام)
آبِ تطہیر: پاک کرنے والا پانی
ریاضِ نجابت: شرافت اور بزرگی کا بارغ
خیر الرسل: تمام رسولوں میں سے بہترین (آپ ﷺ ہیں)
خمیر: اصل/ فطرت
بے لوث طینت: بے عیب طبیعت/ پیدائش
بتول: حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا لقب
جگر پارہ مصطفیٰ: مصطفیٰ ﷺ کے دل کا ٹکڑا (فاطمہ

اُن کے اصحاب و عمرت پہ لاکھوں سلام
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام
اُن کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام
جلہ آراے عفت پہ لاکھوں سلام
اُس یدائے نزاہت پہ لاکھوں سلام
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

بضعۃ منی - فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے، بخاری باب مناقب فاطمہ)
جلہ: دلہن کا پردہ/ پاکلی..... آرا: سنوارنے والا
جلہ آراے عفت: مراد فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا شرم و حیا کی پیکر ہیں اور پارسائی و پرہیزگاری کی عظمت و عزت کو سنوارنے والی ہیں
آنچل: دوپٹے کا کنارہ
مہ و بہر: چاند سورج
یدائے نزاہت: طہارت و پاکیزگی کی چادر
سیدہ: جنت کی تمام عورتوں کی سردار
زاہرہ: تروتازہ پھول یا چمک دار کلیاں
طیبہ: پاک باز..... طاہرہ: پاکیزہ/ طہارت والی
جانِ احمد کی راحت: حضور ﷺ کے دل کا سکون و آرام
حُسن: رسول اللہ ﷺ کے نواسے فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے صاحب زادے حضور سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ
مجتبیٰ: پسندیدہ/ چنا ہوا..... سید الانبیاء: خیر و نیکو کا سردار
راکبِ دوشِ عزت: عظمت و بزرگی کے کاندھوں کے سوار

اُورجِ مہرِ ہدیٰ موجِ بحرِ ندی
شہدِ خوارِ لعابِ زبانِ نبی
اُس شہیدِ بلا شاہِ گلگوں قبا
دُورِ دُرجِ نجفِ مہرِ بُرجِ شرف
اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق
جلوگیاں بیتِ الشرف پر دُرود
سپہا پہلی ماں کہفِ امن و امان
عرش سے جس پہ تسلیم نازل ہوئی

اُورجِ بحرِ ہدیٰ: ہدایت کے سورج کی بلندی
موجِ بحرِ ندی: سخاوت کے سمندر کی لہر
روح: آسائش/ فرحت/ شہدک
رُوحِ سخاوت: جود و عطا کی جان
روحِ رُوحِ سخاوت: حُسنِ مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سخاوت و عطا کی جان کی شہدک ہیں
شہدِ خوارِ لعابِ زبانِ نبی: نبی پاک ﷺ کی مبارک زبان کے لعاب کا شہد کھانے والے (مقدس نواسے)
چاشنی گہرِ عصمت: ناک دہانی اور عزت کی مٹھاس چکھنے والے
بلا: مصیبت..... شاہِ گلگوں قبا: گلاب کے پھول کی طرح
سُرخِ رنگ کا جبہ پہننے والے بادشاہ (مراد شہیدِ کربلا حضور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ)
بے کس دھتِ غربت: بے وطنی اور مسافرت کے جنگل کا اکیلا مسافر (حضور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ)
دُورِ موتی..... دُورِج: موتیوں کی ڈبی یا صندوقچہ
نجف: عراق کا شہر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مسکن تھا
دُورِ دُرجِ نجف: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے موتیوں کے صندوقچے کا ایک چمک دار اور سچا موتی (شہیدِ کربلا)

رُوحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام
چاشنی گہرِ عصمت پہ لاکھوں سلام
بے کس دھتِ غربت پہ لاکھوں سلام
رنگِ رومی شہادت پہ لاکھوں سلام
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
پردگیاں عفت پہ لاکھوں سلام
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام
اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

مہرِ بُرجِ شرف: بزرگی اور شرافت کے آسمان کا چمکتا سورج
رنگِ رومی شہادت: حضرت مصیب رومی رضی اللہ عنہ جب ہجرت کر کے آ رہے تھے تو کفار نے ان کا سب ساز و سامان لوٹ لیا تھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہجرت الی اللہ اور شہادت میں بھی یہ بات موجود ہے آپ کے قافلے کو بھی لوٹ لیا گیا تھا ”رنگِ رومی شہادت“ سے امام احمد رضا نے امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بیان کرتے ہوئے حضرت مصیب رومی رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے کنایہ کیا ہے
اہلِ اسلام: مسلمانوں..... مادرانِ شفیق: مہربان مائیں مراد امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن
بانوانِ طہارت: پاک دامن اور پاکیزہ خواتین
جلوگیاں بیتِ شرف: بزرگی والے گھر میں تشریف رکھنے والے
پردگیاں عفت: پرہیزگار یا پردا خواتین مراد امہات المؤمنین سہما: بالخصوص/ خاص طور پر (حضرت خدیجہ الکبریٰ امرا ہیں)
کہف: پناہ گاہ..... حق گزار: حق ادا کرنے والا
رفاقت: ساتھ..... تسلیم: سلام کرنا/ سلامتی
سرائے سلامت: امن کا مقام

منزلُ مَنْ قَصَبَ لَا نَصَبَ لَا صَحْبَ
بنتِ صدیقِ آرامِ جانِ نبی
یعنی ہے سورۃ نور جن کی گواہ
جن میں روح القدس بجا جازت نہ جائیں
شمعِ تابانِ کاشانہ اجتہاد
جاں نثارانِ بدر و اُحد پر دُرود
وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا

منزل: گھر/ٹھکانہ..... قَصَب: موتی..... نَصَب: مشقت
صَحْب: شور..... کو شک: حجرہ..... زینت: آرایش/سجاوٹ
(اس شعر میں امام احمد رضا نے بخاری و مسلم کی حدیث کے الفاظ کا استعمال کیا ہے حضرت جبریل امین علیہ السلام بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: فاقروا علیہا السلام من رہا و منی وبشرها بیت فی الجنة من قصب لا صخب فیہ ولا نصب - حضرت خدیجہ کو اللہ تعالیٰ کا اور میرا سلام کہہ دیجیے اور ان کو جنت میں ایسے گھر کی خوش خبری سنا دیجیے جو موتیوں سے بنا ہوا ہے نہ وہاں کوئی تکلیف ہوگی نہ ہی کوئی شور)
بنتِ صدیق: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
آرامِ جانِ نبی: محی کریم ﷺ کے دل کا سکون
حریم: بیوی..... براءت: پاک دائمی/پاکی
سورۃ نور: اٹھارہویں پارے کی ایک سورۃ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاک دائمی بیان فرمائی ہے..... پُر نور: نور سے بھری ہوئی/چمکیلی
روح القدس: جبریل امین..... بُر اوق: خیمہ/حجرہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ جو ہمارے نبی ﷺ کی آخری آرام گاہ بھی ہے اس میں جبریل امین بھی بغیر اجازت نہیں آتے تھے ایسے مبارک حجرے کی عظمت پہ لاکھوں سلام)

ایسے کو شک کی زینت پہ لاکھوں سلام
اُس حریمِ براءت پہ لاکھوں سلام
اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام
اُن سُر اوق کی عصمت پہ لاکھوں سلام
مفتی چار ملت پہ لاکھوں سلام
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام
اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

شمعِ تاباں: روشن چراغ..... کاشانہ: مکان/محل
اجتہاد: فقہ اسلامی میں مسائل کے استخراج کی محنت و کوشش کرنا/ٹھیک راہ ڈھونڈنا
مفتی: فتویٰ دینے والا..... چار ملت: خلفائے عاشدین کا مقدس زمانہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مبارک کاشانہ دین اسلام کے تمام مسائل کے حل کا مرکز بنا اور آپ اس کی روشن شمع تھیں، خلفائے راشدین کے تمام ادوار میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر دینی مسئلے کا حل آپ کی بارگاہ سے لیتے تھے)
جاں نثارانِ بدر و اُحد: بدر و احد میں جان قربان کرنے والے حق گزارانِ بیعت: حضور ﷺ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کا حق ادا کرنے والے..... وہ دسوں: عشرہ مبشرہ، وہ دس صحابہ جنہیں حضور ﷺ نے دنیا میں جنت کی خوش خبری سنائی - حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن وقاص، حضرت ابوعبیدہ بن جراح، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمان بن عوف، حضرت ابوطحہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم وفتحنا بہم آمین)
مژدہ: خوش خبری..... مبارک جماعت: بابرکت گروہ

خاص اُس سائقِ سیرِ قُربِ خدا
سایہ مصطفیٰ مایہِ اصطفیٰ
یعنی اُس افضل المخلوق بعد الرسل
اصدق الصادقین سید المتقین
وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر
فارقِ حق و باطل امام الہدیٰ
ترجمانِ نبی ہم زبانِ نبی
زلہ مسجد احمدی پر دُرود

اوحِد کاملیت پہ لاکھوں سلام
عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
ثانی اُمتین ہجرت پہ لاکھوں سلام
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
تبخِ مسلولِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام
دولتِ حیثیتِ عُمرت پہ لاکھوں سلام

سائق: آگے بڑھنے والا
سیرِ قُربِ خدا: خدا کے قرب کا سفر مراد سفر ہجرت
اوحِد: یگانہ و بے مثل
کاملیت: مکمل ہونا (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو کہ تمام صحابہ پر ہجرت کے سفر میں سبقت لے جانے والے اور صحابہ کی جماعت میں زیادہ کاملیت رکھنے والے ہیں)
سایہ مصطفیٰ: مصطفیٰ ﷺ کے پر تو/جانشین
مایہِ اصطفیٰ: تقوا اور پرہیزگاری کے لیے باعثِ فخر
عز و نازِ خلافت: جانشینی کے لیے باعثِ فخر و عزت
افضل المخلوق بعد الرسل: جملہ رسولوں کے بعد مخلوق سے بہتر
ثانی اُمتین: دو میں سے دوسرا (قرآنی آیت ثانی اُمتین اذ هما فی الغار {سورۃ التوبہ} کی طرف اشارہ)
اصدق الصادقین: تمام نبیوں میں سے زیادہ سچا
سید المتقین: پرہیزگاروں کا سردار (مراد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)
چشم و گوشِ وزارت: جانشینی اور نیابت کے کان اور آنکھ
عمر: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
اعدا: عدو کی جمع، دشمن
شیدا: دیوانہ..... سقر: دوزخ
خدا دوست: اللہ تعالیٰ کے دوست
فارقِ حق و باطل: حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا
امام الہدیٰ: ہدایت کا امام
تبخِ مسلولِ ہدایت: برہنہ تلوار/سوئی ہوئی تلوار کی تختی (مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)
ترجمانِ نبی: ایک جیسی زبان بولنے والے
جانِ شانِ عدالت: انصاف کی عزت اور جان
زلہ مسجد احمدی پہ دُرود: غمی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد "مسجد نبوی" کے عبادت گزار پر دُرود
جیش: لشکر..... عُمرت: جنگی
دولتِ حیثیتِ عُمرت: جنگی کے لشکر کی دولت (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جو بے پناہ مال دار ہونے کے باوجود بھی مسجد نبوی میں زاهدانہ عبادت کیا کرتے اور جنگی کی زیادتی کے وقت اپنی دولت راہِ خدا میں لٹا کرتے تھے)

دُرّ منثور قرآن کی سلک بہی
یعنی عثمان صاحب تمہیں ہدی
مرقّی شیر حق الشّجّ الاحمّیں
اصل نسل صفا و جبر وصل خدا
اولیں دافع اہل رفض و خروج
شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن
ماجی رفض و تفصیل و نصب و خروج

زورج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام
حلّہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام
ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
باب فصل ولایت پہ لاکھوں سلام
چاری رکن ملت پہ لاکھوں سلام
پرتو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
حاجی دین و سنت پہ لاکھوں سلام

دُرّ منثور: بکھرے ہوئے موتی..... سلک: لڑی/ڈوری
بہی: بہتری، (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید
کے بکھرے ہوئے موتیوں {یعنی آیات} کو عمر کی اور نفاست
کے ساتھ ایک لڑی میں پرو دیا اور جامع القرآن کا لقب پایا)
زورج: دونور عفت: طہارت و پاکیزگی کے دونور کے
خاوند (مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی دو
صاحب زادیوں کے خاوند ہونے کا شرف ملا)
تمہیں ہدی: ہدایت کی قمیص/خلافت کا لباس
حلّہ پوش شہادت: شہادت کا لباس پہننے والا (حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ)
مرقّی: پسندیدہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)
شیر حق: علی شیر خدا
الشّجّ الاحمّیں: بہادروں کا سردار
ساقی شیر و شربت: دودھ اور شربت پلانے والا
اصل نسل صفا: طہارت و پاکیزگی کی حامل نسل کی بنیاد
وجہ وصل خدا: خدا سے ملانے کا ذریعہ
ولایت: اللہ کی دوستی
باب فصل: ولایت: ولایت کی فضیلت کا دروازہ

اولین: سب سے پہلا..... دافع: دور کرنے والا
رفض: رافضیت و شیعیت (گم راہ فرقہ جو صحابہ سے دشمنی
رکھتا ہے)
خروج: ایک گم راہ فرقہ جو اہل بیت سے دشمنی رکھتا ہے
چاری: چوتھا
رکن ملت: امت کا ستون و سہارا (یعنی حضرت علی رضی
اللہ عنہ)
شیر شمشیر زن: تلوار کا جھنی
خیبر شکن: خیبر کی اینٹ سے اینٹ بجانے والا
پرتو دست قدرت: قوت پروردگار کے ہاتھ کا عکس
ماجی: مٹانے والا
تفصیل: حضرت علی کو تمام صحابہ پر افضل ماننے کا غلط عقیدہ
نصب و خروج: اہل بیت طہارت سے دشمنی رکھنا
حاجی دین و سنت: دین و سنت کی حمایت کرنے والا (حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے صحابہ اور اہل بیت سے دشمنی رکھنے
والوں اور آپ کو تمام صحابہ سے افضل سمجھنے والوں کو اپنے
اعمال، افعال اور اقوال کے ذریعہ ختم کر دیا اور اسلام و
سنت مصطفیٰ ﷺ کی پر زور حمایت کی)

مومنین پیش فتح و پس فتح سب
جس مسلمان نے دیکھا انھیں اک نظر
جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
باقی ساقیان شراب طہور
اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے
اُن کی بالا شرافت پہ اعلا دُرود
شافعی مالک احمد امام حنیف
کاملان طریقت پہ کامل دُرود
غوث اعظم امام اتقی والہی

اہل خیر و عدالت پہ لاکھوں سلام
اُس نظر کی بصارت پہ لاکھوں سلام
اُن سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام
زمین اہل عبادت پہ لاکھوں سلام
اُن سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام
اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام
چار بارغ امامت پہ لاکھوں سلام
حاملان شریعت پہ لاکھوں سلام
جلوہ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

مومنین: ایمان والے..... پیش فتح: فتح مکہ سے پہلے
پس فتح: فتح مکہ کے بعد
اہل خیر و عدالت: بھلائی اور انصاف والے (حضور
ﷺ کے تمام صحابہ چاہے وہ فتح مکہ سے پہلے یا بعد میں
ایمان لائے ہوں تمام سے اللہ تعالیٰ نے جنت اور بھلائی
کا وعدہ فرمایا ہے اور الصحابة کلہم عدول سب
صحابہ بھلائی کرنے والے اور انصاف پسند ہیں)
بصارت: بینائی/دیکھنا (اس شعر میں اعلا حضرت نے
صحابہ کرام کو ایک نظر دیکھنے والوں یعنی تابعین پر سلام
بھیجا ہے)
لعنت: اللہ کی رحمت سے دوری
اہل محبت: پیار والے (اس شعر میں اشارا ہے حدیث
پاک کی طرف کہ: ”جس نے میرے صحابہ سے بغض رکھا
اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے دشمنی کی وہ
خدا کا دشمن ہے، بخاری شریف)
باقی ساقیان شراب طہور: پاکیزہ شراب پلانے والے
باقی حضرات (سلام میں جن کا ذکر اب تک ہو چکا ان کے

علاوہ باقی تمام ائمہ اہل بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم)
زمین اہل عبادت: عبادت گزاروں کی زمین
شہزادے: مراد حضور ﷺ کی جملہ اولاد و امجاد
اہل مکانت: اہل مرتبہ/اہل کمال
بالا: بلند..... شرافت: بزرگی..... اعلا دُرود: اونچا دُرود
والا: بلند شان..... سیادت: سرداری
شافعی: امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ
مالک: امام مالک رضی اللہ عنہ
احمد: امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ
امام حنیف: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
امامت: پیشوائی/سرداری
کاملان طریقت: روحانیت کے شہسوار
حاملان طریقت: شریعت پر عمل کرنے والے
غوث: مدد کرنے والا..... غوث اعظم: مراد حضرت
سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ عنہ
امام اتقی والہی: طہارت و تقویٰ والوں کے پیشوا
جلوہ شان قدرت: قدرت کی شان کے مظہر

قطب ابدال و ارشاد و رشد الرشاد
مرد خلیل طریقت پہ بے حد درود
جس کی منبر ہوئی گردن اولیا
شاہ برکات و برکات پیشیاں
سید آل محمد امام الرشید
حضرت حمزہ شیر خدا و رسول
نام و کام و تن و جان و حال و مقال
نور جاں عطر مجموعہ آل رسول

محی دین و ملت پہ لاکھوں سلام
فرد اہل حقیقت پہ لاکھوں سلام
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام
نوبہار طریقت پہ لاکھوں سلام
گلِ روض ریاضت پہ لاکھوں سلام
زمینتِ قادریت پہ لاکھوں سلام
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام
میرے آقائے نعمت پہ لاکھوں سلام

قطب: باطنی طور پر جس ولی کے قبضہ و اقتدار میں کسی شہر یا ملک کا انتظام من جانب اللہ سپرد ہو
ابدال: اولیائے کرام کے اس گروہ کو کہتے ہیں جس کے سپرد باطنی طور پر کسی مخصوص خطہ یا مقام کا انتظام ہوتا ہے ان کی تعداد چالیس ہوتی ہے اولیا کے دس طبقات میں سے یہ پانچواں طبقہ ہے
ارشاد: ہدایت کا بیان کرنے والا
رشد الرشاد: ہدایت کا راستہ دکھانے والا
محیی: زندہ کرنے والے..... خلیل: سربراہ
فرد: یکتا..... اہل حقیقت: اہل یقین
منبر: جس پر بیٹھ کر خطیب وعظ کرتا ہے
کرامت: بزرگی/ بلندی..... شاہ برکات: مراد حضرت سید شاہ برکت اللہ عشقی دہلی مارہروی قدس سرہ (ولادت ۱۲۶۱ھ جمادی الاخریٰ ۱۰۷۰ھ وصال ۱۳۰۷ھ عاشر محرم الحرام ۱۱۳۲ھ) پیشیاں: پہلے بزرگ..... نوبہار طریقت: طریقت کی نئی بہار
سید آل محمد: سید شاہ برکت اللہ عشقی دہلی مارہروی قدس سرہ کے بڑے فرزند (ولادت ۱۸ رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ وصال ۱۶ رمضان المبارک ۱۱۶۲ھ)
امام الرشید: ہدایت کے پیشوا..... روض: باغ

گلِ روض ریاضت: عبادت و مجاہدہ کے باغ کے پھول
حضرت حمزہ: سید شاہ آل محمد مارہروی قدس سرہ کے صاحب زادے حضرت سید شاہ حمزہ یعنی مارہروی قدس سرہ صاحب کاشف الاستار شریف (ولادت ۱۲ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ وصال ۴ محرم الحرام ۱۱۹۸ھ)
شیر خدا و رسول: اللہ و رسول کے شیر
زمینتِ قادریت: بزمِ قادریت کی خوب صورتی
کام: مقصد..... تن: جسم..... حال: حالت..... مقال: نیت
اچھے: سید آل احمد عرف اچھے میاں بن سید شاہ حمزہ یعنی مارہروی (ولادت ۲۸ رمضان المبارک وصال ۱۷ ربیع الاول ۱۲۳۵ھ)
نورِ جاں: جان و دل کی روشنی..... عطر مجموعہ: خوش بووں کا مرکز
آل رسول: اعلیٰ حضرت کے مرید گرامی حضرت سید آل رسول احمدی مارہروی حضرت سقرے میاں کے صاحب زادے جو کہ سید شاہ حمزہ یعنی مارہروی کے منجملے صاحب زادے اور عزم کرم سید آل محمد قدس سرہ کے مرید و خلیفہ ہیں (ولادت ۱۲۰۹ھ وصال ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ)
آقائے نعمت: انعام و بخشش کے سردار (امام احمد رضا نے اپنے مرشد گرامی کے لیے آقائے نعمت کی ترکیب استعمال کرتے ہوئے انھیں لاکھوں سلام بھیجا ہے)

زیب سجادہ سجاد نوری نہاد
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں! رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

زیب: زمینت..... سجادہ: بزرگوں کی گدی
سجاد: بہت زیادہ سجدہ کرنے والا
نوری نہاد: نور بھری عادتوں والا (نوری سے مراد حضرت سید شاہ ابوالحسن احمد نوری مارہروی، سید آل رسول احمدی کے پوتے سید شاہ ظہور حسن مارہروی کے صاحب زادے (ولادت ۱۲۵۵ھ وصال ۱۱ رجب المرجب ۱۳۲۲ھ)
احمد: حضرت سید ابوالحسن نوری میاں کا نام "احمد نوری"
احمد نور طینت: نورانی طبیعت والے احمد نوری
عذاب: سزا..... عتاب: ناراضگی..... تاباں: ہمیشہ ہمیش
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب: امام احمد رضا کہہ رہے ہیں یا اللہ! بغیر سزا، ناراضگی اور حساب و کتاب کے اپنے نبی کے غلاموں یعنی جملہ اہل سنت و جماعت پر ہمیشہ ہمیش رحمتیں، برکتیں اور سلامتی نازل فرما
طفیل: وسیلہ برکت
تنگ خلقت: مخلوق کے لیے باعث شرم
بندہ تنگ خلقت: اس ترکیب سے اعلیٰ حضرت نے خود اپنی ذات مراد لی ہے اس میں آپ جیسی عظیم المرتبت شخصیت کی عاجزی اور انکساری کا پہلو نمایاں ہے، آپ کہتے ہیں کہ یا اللہ! اس سلام میں میں نے تیرے جن

محبوب بندوں کا ذکر کیا ہے ان کے صدقہ و طفیل مجھے بھی اپنی رحمتوں سے حصہ عنایت فرما
ولد: اولاد..... عیشرت: خاندان/ قبیلہ
دعویٰ: درخواست/ اعتماد/ بھروسہ/ یقین/ استحقاق
شاہ: مراد حضور رحمت عالم ﷺ (اعلا حضرت کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت پر اعتماد اور بھروسے کو نہیں صرف اپنی ذات تک ہی محدود کیوں رکھوں بل کہ میں یہ کیوں نہ کہوں کہ حضور ﷺ کی ساری امت پر اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں اور سلامتیاں نازل ہوں
کاش: خدا کرے ایسا ہی ہو
محشر: قیامت/ میدان محشر/ حساب کتاب کا دن
آمد: آنا..... شوکت: دبدبہ/ شان و عظمت
قدسی: پاک باز/ فرماں بردار/ مراد فرشتے (یہ دونوں شعر قطعہ بند ہیں۔ اعلیٰ حضرت کہہ رہے ہیں کہ میدان محشر میں جب کہ نفسی نفسی کا عالم ہو اور محی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہو تو کاش! ایسے وقت میں اللہ کے مقرب اور پاک باز فرشتے مجھ سے کہیں کہ اے رضا اپنے نبی ﷺ پر درود و سلام کا اندرانہ عقیدت پیش کرو اور کہو کہ مع مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ☆☆

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی بہ یک نظر

نام: محمد حسین ولدیت: عبدالرشید برکاتی

قلمی نام: محمد حسین مشاہد رضوی

ولادت: محرم الحرام 1400ھ / دسمبر 1979ء

تعلیمی لیاقت: ایم اے، ڈی ایڈ، پی ایچ ڈی، یو جی سی-نیٹ،

مشاغل: سیرت، قرآنیات، احادیث، شاعری، تنقید و تحقیق اور مذہبی ادب کا مطالعہ

ملازمت: ضلع پریشداردو پرائمری اسکول، نیالے ڈوگری، تعلقہ ناندگاؤں،

ضلع ناٹک (2002ء سے تاحال)

مطبوعات: ☆ چہل حدیث مع گلدستہ احادیث

☆ اردو کی دل چسپ اور غیر معروف صنعتیں

☆ لمعات بخشش (نعتیہ دیوان)

☆ تذکرہ مجیب ☆ عملی قواعد اردو

☆ خیرِ رضا کے ادبی جواہر پارے

☆ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش طبعی

☆ جنگ آزادی 1857ء کا فتوے جہاد اور علامہ فضل حق کا قائدانہ کردار

☆ تہذیبِ امت بخشش (شعری مجموعہ)

☆ شادی کا اسلامی تصور

☆ اقلیم نعت کا معتبر سفیر-سیدظمی مارہروی

☆ پھنس گیا کنجوس (کہانیاں) ☆ عملی قواعد اردو (دوسرا ایڈیشن)

☆ گلشن اقوال ☆ رہنمائے نظامت

☆ حضرت خواجہ معین الدین چشتی (مختصر سوانح)

☆ جگاڈا کو اور جادوئی غار

☆ سلطان ٹیپو (مختصر سوانح)

☆ میلاد النبی ﷺ اور علمائے عرب

☆ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا (مختصر سوانح)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (مختصر سوانح)

☆ گل دستے (بچوں کے لیے نظمیں)

☆ درود و سلام رضامع فرہنگ

☆ نعت کی خوشبو گھر گھر پھیلے (مضامین کا مجموعہ)

☆ بارہویں جماعت میں اردو مضمون میں ٹاپ،

(ایوارڈ من جانب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی)

☆ بی اے میں اردو مضمون میں ٹاپ،

(ایوارڈ من جانب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی)

☆ ایم اے میں اردو مضمون میں ٹاپ،

(ایوارڈ من جانب مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی)

☆ ایوارڈ من جانب کل ہند تنظیم اردو سائنس تہذیب ناٹک ڈیویژن

برائے ادبی و تدریسی خدمات

☆ حجت الاسلام ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی،

من جانب تنظیم نوجوانان اہل سنت، اورنگ آباد

☆ فخرِ سنیت ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی،

من جانب رقیہ جتن ایجوکیشنل سوسائٹی، مالگاؤں

☆ وقارِ قلم ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی،

من جانب، ترقی اردو ہند، شاخ مالگاؤں

☆ فیضانِ رشید ایوارڈ برائے پی ایچ ڈی،

من جانب نوجوانانِ بزمِ حق، نیالے ڈوگری

☆ توصیفی سند، سپاس نامہ و اعزاز برائے پی ایچ ڈی،

من جانب جامعہ غوثیہ نجم العلوم، ممبئی

سروے نمبر 39، پلاٹ نمبر 14، نیا اسلام پورہ، مالگاؤں

(ضلع ناٹک)، 423203

09021761740 / 09420230235

mushahidrazvi79@gmail.com

اعزازات:

رابطہ:

موبائل:

ای-میل: